خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 244 | سوموار ## # رجب۔ 1418ھ 3نبوت 1376ھش 3نومبر 1997ء

فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح ہونے ضروری ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح متعدی ہونے ضروری ہیں (صاحب ایمان) کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے۔ اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 138)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے، مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں، ان کی عمر دراز ہوتی ہے (-) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے۔ وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے، جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے۔ وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ (لوگوں میں بہتر وہ ہے جو انہیں نفع پہنچاتا ہے) بننے کے واسطے سوچتا رہا ہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے۔ اسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک میں اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 353)

مذہب میں سے زندہ چیز دعا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اور جو لوگ دعا سے کام نہیں لیتے ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی قبرستان میں بیٹھ جائے۔ کون ایسا شخص ہے جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں چلا جائے۔ کیونکہ مردہ عمل کے زمانہ سے گزر گیا ہے۔ اور اس کی روح قبرستان میں نہیں وہ تو خدا کے پاس ہے۔ البتہ جسم قبرستان میں ہے۔ اور وہ بغیر روح کے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ جس چیز کی محبت کا ہمارے ساتھ تعلق ہے وہ تو زندہ ہونی چاہئے اور مذہب میں سے زندہ چیز دعا ہے۔

انسان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کی نہاں در نہاں ہستی کو اپنے قریب پاتا ہے۔ اور جب اس کی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔ تو اس وقت پتے پتے میں زندگی نظر آتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ بندے کی دعا سنتا ہے تو اس وقت انسان کو مردہ چیز میں بھی زندگی نظر آنے لگتی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ عزیزہ رابعہ ماجد صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب PCSIR ہاؤسنگ سوسائٹی نیو کیمپس لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم افتخار احمد خان ابن مکرم عبدالرشید صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ مورخہ 97-10-12 کو مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض 50 ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

عزیزہ رابعہ محترم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب راولپنڈی کی پوتی اور محترم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی نواسی ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 24۔اکتوبر 1997ء کو پہلے بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام سحرش ندا تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم رانا بنیامین صاحب دار العلوم غربی ربوہ کی پوتی اور مکرم رانا مقبول احمد صاحب گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ چوہدری طاہر احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ حلقہ چک جھمرہ کے والد مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب جو کہ عرصہ 25 سال سے امیر جماعت احمدیہ حلقہ چک جھمرہ تھے۔ تقریباً دو سال کی علالت کے بعد مورخہ 97-10-26 رات ساڑھے دس بجے بعمر 86 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 97-10-27 کو بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمد انور صاحب آف پیپلز کالونی فیصل آباد نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

3 نبوت 1376 ہش   3 نومبر 1997ء

دعوت الی اللہ کا اصل مقصد

ہم خود دعوت الی اللہ کرتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ ساری دنیا دعوت الی اللہ کرے۔ کیونکہ دین کا اور مذہب کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر سب لوگ ایک دوسرے کو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف بلائیں تو معاشرہ امن کا معاشرہ بن جائے گا۔ ہر قسم کے فساد مٹ جائیں گے۔ ایک دوسرے سے بھائی چارے کی فضاء پیدا ہو جائے گی اور ہم دیکھیں گے کہ اختلافات کے باوجود ہم ایک دوسرے کی قدر کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی بات سنتے ہیں اور ایک دوسرے کو بات سنانے کے لئے تیار ہیں۔ دراصل دعوت الی اللہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے جب لوگ اپنے اپنے خیالات کی طرف بلاتے ہیں تو فساد بڑھتا ہے۔ خیالات تو مختلف ہیں اور جب دوسروں کے خیالات کی مذمت کرتے ہوئے لوگ اپنے خیالات کی طرف انہیں بلاتے ہیں تو یقیناً امن کی فضاء برباد ہو جاتی ہے۔ اللہ کی طرف بلایا جائے۔ سب سے یہ کہا جائے کہ جو کچھ آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ آپ سے چاہتا ہے وہ کریں ایسا تو کوئی شخص بھی نہیں ہو گا' نہ ہونا چاہئے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ یہ ہدایت دیتا ہے کہ لوٹ مار کی جائے۔ قتل وغارت میں حصہ لیا جائے۔ فسادات پیدا کرتے ہوئے لوگوں کے امن کو تباہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ تو ہرگز ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ ایسی ہدایت کسی کو نہیں دیتا اور حقیقت یہ ہے کہ ایسی بات کا نام ہدایت رکھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔

پس عملی طور پر ہم ایسا ہی کرتے ہیں اور ہم دوسروں کو بھی اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ دعوت الی اللہ کریں۔ خدا کی طرف بلائیں خدا جو امن کا منبع ہے اور جو اپنی مخلوق میں امن ہی کو پسند کرتا ہے۔ اس نے کبھی کسی فساد کو پسند نہیں کیا۔ اس نے کبھی اپنا کوئی نمائندہ ایسا نہیں بھیجا' کوئی نبی یا پیغمبر یا ولی' جس نے دنیا میں فساد پیدا کیا ہو' جس نے دوسروں کے ساتھ اس طرح جھگڑا کیا ہو کہ ان کی بات کو رد کرنے کے لئے انہیں ملیامیٹ کر دیا جائے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ دنیا کے جس خطے میں بھی اور جب بھی کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے لوگوں نے اس کے ساتھ دشمنی کی ہے لیکن اس نے کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کی اس نے ہر ایک سے محبت کی ہے۔ ہر ایک کا خیال رکھا ہے۔ ہر ایک کو دعا دی ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے افراد کسی فساد پر آمادہ نہیں ہوتے اگرچہ ان کے خلاف بہت کچھ کیا جاتا ہے لیکن وہ اسے برداشت کرتے ہیں اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی۔ دوستوں کے لئے بھی اور دشمنوں کے لئے بھی۔

کیونکہ ان کا پیغام خدا تعالیٰ کی طرف انسانوں کو بلانا ہوتا ہے۔ وہ نہ اپنے آپ بولتے ہیں۔ نہ اپنی کوئی بات منوانی چاہتے ہیں وہ بولتے ہیں تو خدا کی طرف سے بولتے ہیں اور بات منوانی چاہتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی بات منوانی چاہتے ہیں۔

پس اس بات کی وضاحت ہر شخص کے سامنے ہو جانی چاہئے کہ دعوت الی اللہ کا اصل مقصد دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔ کیونکہ امن کے منبع کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے اگر امن کے منبع کی طرف سب لوگوں کا رجوع ہو جائے تو کسی صورت میں بھی اس بات کا امکان پیدا نہ ہو گا کہ لوگ آپس میں لڑیں جھگڑیں۔ لوگ فسادات پیدا کریں اور لوگ ایک دوسرے سے ضد کرتے ہوئے ان کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیں۔ ہم ساری دنیا کو اس بات کی طرف بلاتے ہیں۔ اور ان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ خود بھی خدا کی طرف آجائیں اور دوسروں کو بھی خدا کی طرف بلائیں۔

اس سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا کی طرف بلانا کس کو کہتے ہیں اور اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتا ہے۔ پہلے تو فرمایا (-) اللہ تو امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اگر ساری دنیا دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ کو قبول کرلے تو مراد یہ ہو گی کہ تمام دنیا دارالسلام بن جائے گی۔ ساری دنیا امن کا گھر بن جائے گی۔ پس دیکھو دنیا میں کتنے دعاوی کرنے والے ہیں کہ ہم قیام امن کی خاطر مہمات جاری کرتے ہیں۔ قیام امن کی خاطر لڑائیاں لڑتے ہیں۔ قیام امن کی خاطر ہم نے بڑے بڑے اہم فیصلے کئے ہیں۔ جو غریب قوموں پر زبردستی ٹھونسیں گے۔ یہ سارے دعاوی جھوٹ پر مبنی ہیں۔ چونکہ ان دعاوی کے بعد ہم نے دنیا میں امن بڑھتا تو کبھی نہیں دیکھا۔ فساد پھیلتے ضرور دیکھا ہے۔ بدامنی پھیلتی ہے ہر جگہ ظلم وسفاکی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ پس جو مقصد اپنی ذات سے متصادم ہو جائے اس کے اندر ایک اندرونی تضاد ہو وہ مقصد یقیناً جھوٹا ہے۔ اور بے کار ہے۔ اور اس سے کوئی بھی فائدہ بنی نوع انسان کو نہیں پہنچ سکتا۔"

اس ارشاد میں اس بات کی پوری طرح وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ دعوت اللہ کرنے والے لوگوں کو کسی مسلک کی طرف نہیں کسی طریقے کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف بلاتے ہیں اور چونکہ خدا امن کا منبع ہے اس لئے جو لوگ خدا کی طرف جاتے ہیں اور خدا کرے کہ ساری دنیا خدا کی طرف جائے ان سے کسی فساد کا امکان نہیں ہے وہ ہمیشہ دنیا میں امن پیدا کرتے ہیں۔

پس ہم خود دعوت الی اللہ کرتے ہوئے چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اس کام میں مشغول ہو جائے۔ ساری دنیا اپنی اپنی اناء کو چھوڑ کر اور اپنے اپنے ذہنی خیالات کو چھوڑ کر خدا کی طرف آنے لگے۔ یہ جاننا چاہیں کہ خدا کیا کہتا ہے اور پھر جب انہیں پتہ چل جائے کہ خدا کیا کہتا ہے اس پر دل وجان سے عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق دے اور دنیا کے دوسرے لوگوں کو بھی اس کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

جو مجھے کہنا ہے کہتا جاؤں گا
دل میں جو کچھ ہے بتاتا جاؤں گا
میرے اپنے' ساتھ دیتے ہیں مرا
غیر سے میں کس طرح گھبراؤں گا
قادرِ مطلق ہے میری پشت پر
میں اسی کے گیت گاتا جاؤں گا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

نیارید یاد از حقِ بے چگوں
پسند او فتاد ست دنیائے دوں

تم خدائے بیچگوں کو یاد نہیں کرتے اور یہ ذلیل دنیا تم کو پسند آگئی ہے

بہ دنیا کسے دل بہ بندد چرا
کہ ناگاہ باید شُدن زیں سرا

کوئی اس دنیا سے کیوں دل لگائے جبکہ اچانک ایک دن اس سرائے سے کوچ کرنا ہے

سر انجام ایں خانہ رنج ست و درد
بہ پیچش نیایند مردانِ مرد

اس گھر کا انجام رنج و درد ہے۔ مرد لوگ اس کے داؤ میں نہیں آتے

بدیں گِل میالائے دل چوں خسے
کہ عہدِ بقایش نماند بسے

اس کیچڑ سے کمینوں کی طرح دل کو آلودہ نہ کرو کہ اس کے ٹھہرنے کا زمانہ دیر تک نہیں رہتا

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ کو تو انسان یاد نہیں کرتا اور اس ذلیل دنیا کو پسند کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔ اس کے ساتھ دل لگاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے دنیا مل جائے وہ دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے۔ حالانکہ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا سے دل لگانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ایک دن اسے اس سرائے کو چھوڑ جانا ہے۔ وہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں انسان ہر روز دیکھتا ہے کہ کچھ لوگ اس دنیا سے دوسری دنیا میں جارہے ہیں۔ یہ کارروان اسی طرح چلا جارہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمیں بھی ایک دن یہ دنیا چھوڑ جانی ہے۔ اور چونکہ ہم یہ بات بھول جاتے ہیں اس لئے ہم اس دنیا سے اپنا دل لگا لیتے ہیں۔ اس دنیا کی چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی تگ ودو کرتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ یہ ساری چیزیں ہمارے پاس رہیں گی اور ہم ان سے کبھی جدا نہیں ہونگے۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ روزانہ اس دنیا سے جدا ہو کر دوسری دنیا میں جارہے ہیں۔

جہاں تک اس دنیا کا تعلق ہے یہاں رنج اور درد زیادہ ہے اور اس کا انجام بھی رنج اور درد ہی ہے۔ آخر جب انسان جاتا ہے تو اس کے لواحقین اس کے لئے روتے ہیں۔ اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ اس شخص نے اور اسی طرح ہر شخص نے اک دن یہاں سے چلے جانا ہے لیکن جب بھی کوئی اپنا تعلق والا فوت ہوتا ہے تو دل میں رنج پیدا ہوتا ہے۔ جو لوگ حوصلہ رکھتے ہیں اور باتوں کو سمجھتے ہیں انہیں اس بات کا شعور حاصل ہے کہ موت کیا ہے وہ کبھی اس دنیا سے دل نہیں لگاتے۔ حضرت صاحب نصیحت کے طور پر فرماتے ہیں کہ اپنے دل کو اس دنیا کی آلودگی سے گندہ نہ کریں۔ کیونکہ اس دنیا میں انسان زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتا۔ یعنی ہم اس میں زیادہ دیر رہ نہیں سکتے۔ آخر ایک دن ہمیں یہاں سے چلے جانا ہے۔ جب چلے ہی جانا ہے تو پھر اس دنیا کے ساتھ کوئی دل لگا کر کیا کرے۔

گویا کہ ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس دنیا کے فانی ہونے کا نقشہ پیش کیا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمیں چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دل لگائیں جو ہمیشہ رہنے والا ہے نہ کہ اس دنیا سے جو فانی ہے اور جسے چھوڑ کر ہمیں ایک دن چلے جانا ہے۔

اے خدا تو ہمیں ان باتوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کر۔

OOO

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تقدیر کا مسئلہ

بہت عورتیں سمجھتی ہوں گی کہ ہمیں خدا کا علم ہے۔ مگر نہیں وہ خدا کو نہیں جانتیں۔ اگر جانتیں تو اس پر پورا پورا ایمان ہوتا۔ نہ جاننے کے سبب سے ہی عورتیں جھٹ ہر کام اور ہر انجام پر تقدیر کو لے بیٹھتی ہیں۔ یہ ثبوت ہے خدا کا علم نہ ہونے کا۔ اور اس کی صفات سے بے خبری کا۔

یاد رکھو یہ تمہارا تقدیر کا مسئلہ غلط ہے۔ اپنی کوتاہیوں کے صلہ میں جو بدانجامیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کا نام تم تقدیر رکھ کر خدا تعالیٰ پر الزام رکھتی ہو یہ نہیں خیال کرتیں کہ خدا جو اتنا بڑا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اس کو کیا ضرورت ہے کہ تم میں سے کسی کو دکھ دے کسی کو سکھ، کسی کو رلائے کسی کو ہنسائے اس کا اس میں کیا فائدہ ہے۔ کیا کوئی ماں پسند کرتی ہے کہ ایک بیٹا جئے ایک مرجائے۔ ایک اندھا ہو ایک سوجاکھا۔ ایک بیمار ہو ایک تندرست؟ یہ جاہلانہ خیال ہے۔ ہماری قوم کی بہت سی تباہی یہی تقدیر کا مسئلہ ہے۔ اسی مسئلہ کی طفیل ہماری کوششیں ضائع ہو گئیں۔ ہماری محنتیں برباد ہو گئیں اور ہماری تمام سرگرمیاں بے ثمر رہ گئیں۔

تم خوب یاد رکھو کہ یہ تقدیری مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قانون بنائے ہیں جو ان پر سیدھے چلے انہوں نے کامیابی پائی جو الٹے چلے وہ ناکام رہ گئے۔ مثلاً یہی جلسہ ہے جس میں کئی پیچھے بیٹھی ہیں کئی آگے۔ لیکن کیا اس طرح ان کو خدا نے بٹھلایا ہے؟ مانا کہ منتظمات کا بھی ایک حد تک اس میں دخل ہو گا مگر پھر بھی پہلے اور پیچھے کا فرق ضرور ہے۔ پہلے آنے والی کو اچھی اور قریب جگہ مل گئی پیچھے آنے والی کو دور اس میں تقدیر کا کیا دخل ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ طاعون کے موقع پر لوگوں نے کہا یہاں سے چلے جانا چاہئے۔ حضرت عمرؓ کی بھی یہی رائے تھی۔ مگر آجکل کے مسئلہ کے مطابق اس وقت بھی چند لوگ ایسے تھے جنہوں نے اختلاف کیا اور اسی تقدیر کو پیش کر کے کہا (۔) کیا تم تقدیر سے بھاگتے ہو؟ مگر اس کا جواب حضرت عمرؓ نے کیا ہی لطیف دیا۔ فرمایا (میں اللہ کی ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف بھاگ رہا ہوں) سوچو کہ اگر یہ تقدیر ہے کہ ایک کیڑے کے کاٹنے سے آدمی بیمار ہو تو یہ بھی تو تقدیر ہے کہ ڈاکٹر دوائی دے اور وہ اچھا ہو جائے۔ تم ایک تقدیر پر ایمان لاتی ہو دوسری پر نہیں۔

تمہاری مثال اس میراثی کی سی ہے جو نکھٹو تھا۔ بیوی معاش کے لئے مجبور کرتی تھی اور وہ عذر کرتا تھا کہ کوئی کام ہی نہیں ملتا۔ آخر ایک دفعہ فوج میں بھرتی ہوئی۔ بیوی نے کہا کہ تو اس میں ہی شامل ہو جا۔ کہنے لگا شاید تو میری موت کی خواہش مند ہے کیونکہ بھرتی جنگ کے لئے ہے اور جنگ میں موت ہی ہے۔ بیوی نے اس کو سبق دینے کے لئے چکی میں دانے پیسے جن میں کچھ ثابت رہے کچھ پس گئے اور خاوند سے کہا کہ سارے ہی دانے چکی میں پس نہیں جاتے۔ ثابت بھی تو رہتے ہیں پس تو نے کیونکر کہا کہ جنگ میں سب کی موت ہی ہے۔ وہ کہنے لگا تو مجھے پسے ہوئے دانوں میں شمار کر۔

کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ بچہ ماں کی پھٹکار سے بیمار ہوا یا ماں کی بددعا سے مرا؟ مگر اللہ تعالیٰ کے متعلق تم نہایت بے باکی اور بے خوفی سے کہہ دیتی ہو کہ یہ ظلم خدا کی تقدیر ہے۔ تم خدا کو مالک خیال کرتی ہو تو ساتھ رحیم بھی خیال کرو ظالم کیوں خیال کرتی ہو۔ خدا کا کیا فائدہ ہے کہ تمہارے بچے کو بیمار کرے تم نے اس کو ننگا رکھا۔ تم نے بے احتیاطی کی۔ تم نے بدپرہیزی کی وہ نمونیا میں مبتلا ہو گیا اب تم خدا پر الزام رکھتی ہو اپنی غفلت نہیں کہتیں۔ تمہارا بچہ جاہل رہا اس لئے کہ تم نے اسے پڑھنے کا شوق نہ دلایا۔ اس کی تادیب نہ کی۔ اس کو آوارگی سے نہ بچایا مگر اپنے اس قصور پر اب تقدیر کا حوالہ دیتی ہو۔ بھلا کب خدا کے فرشتوں نے تمہارے بچے کو جاہل رہنے کی ترغیب دی؟ کب انہوں نے تمہارے بچے کی کتابیں چھین لیں؟ کب اس کے سکول کے راستے کو روکا۔ یہی وہ تقدیر کا مسئلہ ہے کہ جس پر ایمان لا کر ہمارا ملک خدا کے فضلوں سے محروم ہو گیا۔ دیکھو اسی ملک کے انگریز بچے تندرست اور تمہارے بیمار ہیں۔ اس میں انگریز تعلیم یافتہ اور تم جاہل 'انگریز آسودہ حال تم فلاکت زدہ۔ وہ عالی مرتبہ اور بشاش تم سراپا نکبت اور غمگین' اس کی وجہ یہ نہیں کہ تقدیر کی ان سے دوستی اور تم سے دشمنی ہے بلکہ وجہ محض یہ ہے کہ انہوں نے قانون قدرت کے مطابق کام کیا یا یوں کہو کہ دنیا کی مشینری کا صحیح استعمال کیا اور فائدہ اٹھایا مگر تم نے نافرمانی اور خلاف قاعدگی سے نقصان پایا۔ جب بچہ بیمار ہو جاتا ہے تمہاری غفلت کی وجہ سے' تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے' تمہاری جہالت کی وجہ سے' تو تم اس کو تقدیر سے وابستہ کرتی ہو اپنی غلطی کو نہیں مانتیں اور نہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتی ہو' خود تربیت کا خیال نہیں رکھتیں مگر جب وہ خراب اور اوباش ہو جاتا ہے تو کہتی ہو "جی تقدیر" یاد رکھو یہ تمام باتیں غفلت اور قانون شکنی کی ہیں۔ خدا نے قانون بنائے ہیں ان پر چلنے والے کامیاب ہوں گے خلاف ورزی کرنے والے تباہ پس میں پھر کہتا ہوں کہ اس تقدیر کی آڑ میں خدا پر الزام نہ رکھو۔ (خدا نے آدم کو اسماء سکھائے) کا یہی مطلب ہے کہ خدا کا علم یعنی اس کی صفات سے واقفیت تم خدا کی فرستادہ جماعت کا حصہ ہو۔ تم کو اس کی ذات کا علم ہونا ضروری ہے تم تقدیر کو چھوڑو تقدیر خدا کے ساتھ اچھے موقعوں پر منسوب کرو۔ جانو کہ وہ قادر ہے۔ وہ رحیم ہے۔ وہ کریم ہے۔ وہ رحمٰن ہے وہ عقدہ کشا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مسئلہ تقدیر کو کیسی لطیف شان دی ہے۔ فرماتے ہیں بیمار میں پڑتا ہوں شفا خدا دیتا ہے جاہل میں رہتا ہوں علم

باقی صفحہ 7 پر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 387)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ- پشاور شہر

ہاتھ سے کام کرنے کی برکتیں

کسی بھی قوم یا فرد کی ترقی کے لئے جہاں اور باتیں ضروری ہیں وہاں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت بھی ایک بنیادی فریضہ ہے۔ آپ تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے جن قوموں نے ترقی کی ہے۔ ان کے افراد میں جہاں اور بہت سی خوبیاں تھیں وہاں ایک یہ عنصر بھی موجود تھا کہ وہ لوگ ہاتھ سے کام کرنے میں ہتک محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ بڑے فخر سے ہر کام میں اپنا حصہ ڈالتے تھے۔ یہاں تک کہ معمولی سے معمولی کام بھی اگر ان کے حصہ میں آتا تو ان میں سے ہر شخص ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کام میں حصہ لیتا تھا۔ آج بھی اگر کوئی قوم یا ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے تو اس کے اندر بھی کہیں نہ کہیں آپ اس کی جھلک ضرور ملاحظہ کریں گے۔

حضرت بانی سلسلہ کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی کام کو بھی اپنی عزت کے خلاف نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں:۔

"گھر کے کام کاج میں بھی (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی طبیعت نہایت درجہ سادہ اور تکلفات سے آزاد تھی۔ ضرورت کے موقعہ پر نہایت معمولی معمولی کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے اور کسی کام میں عار نہیں محسوس کرتے تھے۔ مثلاً چارپائی یا بکس وغیرہ اٹھا کر ادھر ادھر رکھ دینا یا بستر بچھانا یا لپیٹنا یا کسی مہمان کے لئے کھانے یا ناشتہ کے برتن لگا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار کو یاد ہے کہ وبائی امراض کے ایام میں بسا اوقات (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) خود بھنگن کے سر پر کھڑے ہو کر نالیوں کی صفائی کرواتے تھے۔ اور بعض اوقات نالیوں میں خود اپنے ہاتھ سے پانی بہا کر فینائل وغیرہ ڈالتے تھے۔ غرض (حضرت بانی سلسلہ) کی زندگی ہر جہت سے بالکل سادہ اور تکلفات کی آلائش سے بالکل پاک تھی۔"

(سلسلہ احمدیہ ص211 ص212)

ہمارے لئے اور باتوں کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے وقار عمل کا شعبہ قائم کر کے جماعت کے ہر فرد کو اس بات کی دعوت دی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کے علاوہ دوسروں کی خدمت کے کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ اور کبھی بھی یہ خیال دل میں پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ میں حیثیت میں دوسروں سے بڑھ کر ہوں میں کیوں کام کروں۔ اگر میں نے کام میں حصہ لیا تو اس میں میری حیثیت متاثر ہوگی۔ ایسا خیال صرف ایک وہم ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دینا چاہئے کیونکہ اس سے انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس عادت کو اپنانے سے فائدے کیا حاصل ہوتے ہیں؟ یا اگر کسی میں اس کا فقدان ہے تو اسے کن کن نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ اس سوال کا جواب لینے کے لئے آپ ایسے لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے جن کے اندر ہاتھ سے کام کرنے کی عادت موجود ہے۔ آپ کو خود بخود اس کا جواب ہاتھ آجائے گا۔

خود کام کرنے والے کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس کو دوسروں کے آگے سوال کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ نہ گھر میں اس کو کسی کی احتیاج ہوتی ہے اور نہ باہر پورے ماحول میں وہ کسی کا محتاج ہوتا ہے جہاں کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا ہو۔ ہاتھ سے کام کرنے کی ایسے لوگوں کو اس قدر عادت ہوتی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی بوڑھا بھی ہو جائے تب بھی باوجود ضعیف اور بیمار ہونے کے اپنا ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کبھی بھی وہ دوسرے پر انحصار نہیں کرتا۔ چنانچہ اسی لئے ایسے شخص کو پھر کبھی بھی کسی پریشانی کا سامنا نہیں ہوتا۔ لیکن جن کے اندر یہ خوبی موجود نہیں ہوتی وہ جب دوسروں کے محتاج بنتے ہیں تو انہیں کئی قسم کی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے کیونکہ کبھی تو ان کی بات مان لی جاتی ہے اور کبھی رد کر دی جاتی ہے۔ ایسے لوگ دوسروں کے غلام بن کر رہ جاتے ہیں۔ مگر ہاتھ سے کام کی عادت کے نتیجہ میں غلامی کو قائم رکھنے والی روح ہمیشہ کے لئے کچل دی جاتی ہے۔ کیونکہ جب سب لوگ خود آگے بڑھ کر کام کرنے کے عادی ہوں گے تو کوئی بھی محتاج نہیں رہے گا۔ بلکہ سب کو برابری کا درجہ حاصل ہوگا۔ لیکن جہاں اس کے برعکس تصویر ابھر رہی ہوگی وہاں محتاجی اور غلامی جیسی لعنتیں اپنا سر اٹھا رہی ہوں گی۔ اور ایسے معاشرے میں وہ لوگ بھی موجود ہوں گے جو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہوں گے چنانچہ اس طرح گویا گداگری کے پیشہ کو تقویت ملے گی۔ وہی ہاتھ جن کے ذریعہ کوئی نہ کوئی کام کیا جا سکتا تھا وہ لوگوں کے آگے پھیلائے جائیں گے تاکہ ان میں بھیک ڈال دیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے" پس اس لعنت سے بچنا چاہئے اور یہ تبھی ممکن ہے۔ اگر ہم اپنے معاشرے میں ہاتھ سے کام کرنے کو رواج دیں۔ جو معاشرہ بھی اس خوبی کو اپناتا ہے۔ وہ غلامی کے طوق سے رہائی پالیتا ہے۔

جو لوگ وقت کا صحیح استعمال جانتے ہیں اور اپنے کسی لمحہ کو بھی ضائع نہیں جانے دیتے۔ ان کا اگر آپ جائزہ لیں تو ان کے اندر بھی آپ کو یہی عادت کار فرما نظر آئے گی کہ وہ ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ گھر میں یا باہر جیسا بھی کام کرنے کو ملے اسے بلا روک ٹوک کر گزرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی کوشش ہوتی ہے ہمارے وقت کا کوئی حصہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے بلکہ کسی نہ کسی مصرف میں آنا چاہئے۔

وہ لوگ یا وہ قومیں جو اس اچھی عادت سے روشناس ہیں اور اپنی عملی زندگی میں اس پر عمل پیرا ہیں وہ بے کاری اور بے روزگاری جیسی لعنت سے بھی کلیتاً محفوظ ہیں کیونکہ ان کے پھیلنے کی بھی ایک بنیادی وجہ ہاتھ سے کام نہ کرنا ہے۔ وہ لوگ جو ہاتھ سے کام کرنے میں اپنی ہتک سمجھتے ہیں ان کو جب کوئی ایسا کام ملتا ہے جو حقیر ہوتا ہے جس میں محنت کرنی پڑتی ہے تو وہ ایسا کام کرنے سے گریز کرتے ہیں نتیجتاً بے کار رہنے کی عادت پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے بے روزگاری کا دور دورہ شروع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے جب پوچھا جائے کہ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی اچھے کام کی تلاش میں ہیں اور ان کا من پسند کام انہیں کبھی بھی میسر نہیں آتا۔ جس کی وجہ سے ان کے نکمے پن میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنی سوچ میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا بھی کام ملے اسے قبول کر لینا چاہئے کیونکہ درجہ بدرجہ یہی کام بہت اچھا ہو جایا کرتا ہے۔ ایسی بہت سی مثالیں آئے روز ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس نہیں کی ان کو جیسا بھی کام ملا انہوں نے جب اس میں اپنے آپ کو جھونک دیا اور دل جمعی سے وہ اس پر کاربند ہو گئے تو اسی کے نتیجہ میں ان کے کاروبار کو چار چاند لگ گئے۔ ایک وقت تھا کہ وہ معمولی مزدور تھے اور پھر ایک ایسا وقت آیا کہ وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سینکڑوں مزدور ان کے ماتحت کام کرتے تھے یہ بلندی ان کو اس لئے عطا ہوئی کہ انہوں نے معمولی کام کرنے میں شرمندگی محسوس نہیں کی بلکہ جیسا بھی کام ملا اس کو گلے سے لگایا اور قبول کیا اور مستقل مزاجی سے اس پر کاربند رہے نتیجتاً اس کام کو اتنی برکت حاصل ہوئی کہ آہستہ آہستہ وہی کام ایک عالیشان کاروبار میں تبدیل ہو گیا۔ لیکن اس کے برعکس وہ لوگ جو کام کو ذلت خیال کرتے ہیں وہ ہمیشہ بے کاری اور بے روزگاری کا شکار رہتے ہیں۔

چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"بیکاری ہمیشہ کام کو ذلت سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم کام کرنے لگ جائیں اور لوگ دیکھیں کہ چھوٹے بڑے سب کام کر رہے ہیں تو ذلت کا خیال لوگوں کے دلوں سے خود بخود نکل جائے اور لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں۔ اور جس دن لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں جس دن نکما اور بے کار بیٹھنا لوگ اپنے لئے ہلاک کرنے والی زہر سمجھیں گے۔ اسی دن سمجھو کہ دنیا کی بلائیں ٹل گئیں اور روحانیت کی بنیاد قائم ہو گئی۔"

(خطبہ 24- جنوری 1936ء)

بے کاری کا مرض جب انسان کو لاحق ہوتا ہے تو ایسے شخص کو کئی قسم کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

"یاد رکھو جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بے کاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے۔ جو شخص بیکار رہتا ہے۔ وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے۔ اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہئے۔ بیکار مزدوری کو کم کر دیتا ہے۔ بیکار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بیکاری کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بے کاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔"

(خطبہ 20- دسمبر 1935ء الفضل جلد 23 ص 15)

بے کار افراد کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ:۔

"جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے تو چھوٹے سے چھوٹا کام جو کام بھی انہیں مل سکے وہ کر لیں۔

(الفضل 12- جون 1935ء)

پس بیکاری جیسی وبا سے بچنے کے لئے بھی ہمیں کام کو اہمیت دینی پڑے گی اور ذلت کا خیال دل سے نکالنا ہوگا۔ اگر ہم ایسا کریں گے اور اپنے معاشرہ مین ہاتھ سے کام کرنے کو رواج دیں گے تو پھر کبھی بھی یہ برائی اپنا سر نہیں اٹھا سکتی۔

علاوہ ازیں کام کی عادت انسان کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ مصروفیت کی وجہ سے اس کی توجہ ادھر ادھر جانے کی بجائے ہمیشہ کام پر مرکوز رہتی ہے۔ لیکن فارغ آدمی کا دماغ برائیوں کی آماجگاہ بنتا جاتا ہے۔ اس کے اندر جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہاں آوارگی جیسی برائی بھی سر اٹھانے لگتی ہے۔ ضروری سے ضروری کاموں سے پہلو تہی برتی جاتی ہے۔ اور فضول مشغلوں میں وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ جن لوگوں کو کام دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے ایسے ایسے شوق پال رکھے ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعہ اوہ اپنے وقت کے علاوہ گھر والوں کی محنت سے حاصل کی ہوئی کمائی کو نہایت بے دردی سے ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ اور کام سے منہ موڑنے کی وجہ سے ان کی اس حالت میں دن بدن اضافہ ہوتا ہے۔ پس آوارگی جیسی لعنت سے بچنے کے لئے بھی یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ کام کرنے کی عادت ڈالی جائے اور صرف یہی نہیں بلکہ ہر کام کو خود اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔

الغرض ان تمام برائیوں سے نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے کام کو اہمیت دینا۔ پس ہمیں دوسروں پر انحصار کرنے کی بجائے اپنا ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ اسی میں برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

OOO

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

دیارِ افریقہ کی چند ناقابلِ فراموش یادیں

عموماً یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ ہر انسان کو دو حالتوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ ایک خوشی کی حالت میں سے اور دوسرے غم کی حالت۔ ان دو کیفیتوں سے کوئی فرد بھی باہر نہیں رہا۔ اور یہ بات بھی دیکھی گئی ہے کہ انسان خوشی صحت و تندرستی اور خوشحالی کے لمحات اور واقعات کو تو بسا اوقات فراموش کر دیتا ہے۔ اور انہیں اتنی اہمیت نہیں دیتا جتنی وہ غم۔ تکلیف اور دکھ کے حالات کو دیتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ اگر انہیں بھلانا اور فراموش کرنا بھی چاہے تو بھلا نہیں پاتا۔ اس کی وجہ انسان کے دل و دماغ یعنی تحت الشعور میں ان کا راسخ ہو جانا ہے۔ گویا اس قسم کے واقعات اس کے ذہن میں غیر شعوری طور پر موجود رہتے ہیں اور یاد کرنے کے لئے اسے کوئی دقت نہیں ہوتی۔

دیار افریقہ میں مجھے بطور مربی قیام کرنے کا موقع ملا ہے۔ جس دوران مجھے اس قسم کے واقعات سے دو چار ہونا پڑا ہے لہٰذا اس مضمون میں صرف ایسے ہی چند واقعات کا ذکر مقصود ہے۔ جن سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے وہ اپنے بندے کو بے یارومددگار نہیں رہنے دیتا۔ تائید الٰہی اس کے شامل حال ہوتی ہے شرط یہ ہے کہ بندہ صدق اور خلوص دل سے اسے مدد کے لئے پکارے اور اس کی بارگاہ میں حاضری دے۔

اس ضمن میں مجھے یاد ہے کہ اکتوبر 69ء میں جب مجھے پہلی مرتبہ گیمبیا (مغربی افریقہ) برائے دعوت الی اللہ جانے کا موقع ملا تو روم (اٹلی) ایر پورٹ پر مجھے کچھ وقت کے لئے پریشانی سے دوچار ہونا پڑا۔ ہوا یوں کہ رات کے ایک بجے الایطالیہ ایر لائن کا جہاز سینگال کے لئے پکڑنا تھا۔ مقامی وقت کے مطابق 11 بجے مجھے جگایا گیا۔ جگانے والی ایک رومن عورت تھی۔ وہ تو جگا کر چلی گئی مگر زبان اور ماحول سے ناواقفیت اور صحیح رنگ میں رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے خاکسار اس قطار میں کاغذات لے کر کھڑا ہو گیا جو اندرون ملک پرواز کے مسافروں کے لئے تھی۔ یہ ایر پورٹ بہت بڑی ہے دوسری منزل پر غالباً 52 سے زائد گیٹ ہیں ہر وقت بڑی رونق اور گہما گہمی رہتی ہے مختصر یہ کہ خاکسار اکیلا مذکورہ لائن میں کھڑا رہا اور ادھر جہاز اپنے وقت پر اڑ گیا۔ اور میں وہیں رہ گیا فلائیٹ کے مس ہونے کا بہت دکھ ہوا۔ نہ پوچھئے وہ وقت کیسے گذرا۔ ہاں اتنا یاد ہے کہ ذکر الٰہی اور دعا میں گذرا۔ نہ جان نہ پہچان اگلے روز ساڑھے سات بجے پی آئی اے کے مقامی مینجر سے ملاقات ہوئی اس کو آگاہ کیا تو خدا بھلا کرے اس نے نہ صرف تسلی دی بلکہ ایر فرانس کا متبادل ٹکٹ لے کر دیا۔ چنانچہ دو دن مزید اسی ایر پورٹ پر ٹھہرنے کے بعد خاکسار براستہ مارسیلز (یہ شہر بڑا خوبصورت اور فرانس کی بہت بڑی بندرگاہ ہے۔ یہاں مجھے ایک دن رات ہوٹل میں ٹھہرنے کا موقع ملا) اپنی منزل باتھرسٹ (بانجل) گیمبیا پر بخیریت پہنچ گیا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

گیمبیا مشن کو قائم ہوئے ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا۔ مرکزی مشن ہاؤس بھی نیا نیا تعمیر ہوا تھا اور جارج ٹاؤن میں مربی ہاؤس جو صرف دو کمروں پر مشتمل تھا اور وہ بھی کرائے پر۔ مالی حالت اچھی نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر سفر پیدل ہی کرنا پڑتا تھا روزانہ غالباً دس بارہ میل یا اس سے زائد۔ جس دوران بسا اوقات بندروں اور لنگوروں کو درختوں پر اچھلتے اور چھلانگیں مارتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔ ڈر اور خوف محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ ترجمان ساتھ ہوتا تھا۔ اور اس بات کا علم نہیں تھا کہ ان سے ایک دن بالمشافہ اور اکیلے ملاقات ہو جائے گی۔ ہوا یہ کہ میں ایک دن بغیر ترجمان کے U.R.D. میں دوپہر کے وقت ایک گاؤں محمد فانا سے باکاڈاجی پیدل جا رہا تھا۔ گرمی سے بچنے کے لئے چھتری تانی ہوئی تھی کہ اچانک چار پانچ بندروں کا غول کچھ فاصلے پر سامنے سے گذرا۔ وہ بھی اس حالت میں کہ چند منٹ راستہ کے درمیان رکنے اور مجھے گھورنے کے بعد دوسری طرف جنگل میں غائب ہو گیا۔ اس وقت میری حالت قابل دید تھی۔ جسم پسینہ سے شرابور اور خوف سے کانپ رہا تھا۔ ڈر اس بات کا کہ کہیں واپس مڑ کر حملہ نہ کر دیں۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا غالباً چھتری کو دیکھ کر وہ غائب ہو گئے تھے۔

ایک اور واقعہ جسے میں فراموش نہیں کر سکا۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک روز میں بسے سے بانجل دار الخلافہ جانے کے لئے بذریعہ ٹیکسی روانہ ہوا۔ وہ مجھے یورو بیری کنڈا (Y.B.K) گاؤں کے قریب اتار کر جارج ٹاؤن چلی گئی۔ خیال تو یہی تھا کہ یہاں سے بانجل کے لئے ٹیکسی جلدی مل جائے گی۔ چنانچہ گرمی اور گرد و غبار میں کھڑے ہو کر ٹیکسی کا انتظار کرنے لگا۔ قریباً دو گھنٹہ تک وہاں کھڑا رہا۔ قریب کوئی سایہ بھی نہیں تھا لہٰذا الرجی Allergy کی تکلیف ہو گئی۔ جسم پر خارش اور جا بجا سرخ رنگ کے دھبے۔ عصر کے قریب مشن ہاؤس پہنچا تو محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب امیر و مربی انچارج نے حالت دیکھ کر فرمایا کہ جلد ڈاکٹر انوار احمد خان صاحب کے پاس جاؤ۔ ان کے کلینک میں پہنچا تو انہوں نے ٹیکہ لگایا۔ جس کا لگنا ہی تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا۔ کافی دیر تک اس حالت میں رہنے کے بعد ایک اور ٹیکہ لگانے پر جب ہوش آئی تو محترم حافظ صاحب اور دیگر احمدی پاکستانی بھائیوں کو موجود پایا۔ انہوں نے پوچھا کہ مرزا صاحب کیا ہوا تھا۔ جواباً کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں صرف اتنا پتہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ٹیکہ لگایا تھا۔ میرے ہوش میں آنے کی سب کو خوشی ہوئی۔ یہ واقعہ ہے جو مجھے نہیں بھولتا۔ جب گیمبیا کا لفظ ذہن میں آتا ہے تو یہ منظر آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

ایک اور واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو مجھے نائیجیریا میں قیام کے دوران پیش آیا۔ دسمبر 1978ء کا مہینہ تھا مجھے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے لیگوس جانا تھا۔ میں ایک صبح اپنے مربی ہاؤس بمقام اگبیڈے Agbede بینڈل سٹیٹ سے بذریعہ منی بس بنین کے لئے روانہ ہوا۔ (یہ شہر مذکورہ ریاست کا دار الخلافہ ہے اور یہاں ایر پورٹ اور بڑی خوبصورت عمارتیں تعمیر ہیں) یہاں سے میں نے لیگوس کے لئے ٹیکسی لی۔ جس میں ایک (سوٹڈ بوٹڈ) خوش پوش نوجوان کو جو اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا بیٹھے دیکھا۔ میں نے سمجھا کہ مسافر ہے چنانچہ میں ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ہوا یہ کہ وہ ٹیکسی ابھی لیگوس بس سٹاپ پر نہیں پہنچی تھی کہ ڈرائیور نے مجھے جلد اترنے کے لئے کہا۔ میں نے کہا کہ بس سٹاپ تو آلینے دو مگر وہ نہ مانا کہا کہ مجھے واپس جانا ہے کیونکہ وہاں مجھے بہت ضروری کام ہے۔ اتنا کہتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور دھکا دے کر مع سامان نیچے اتار دیا۔ اور ٹیکسی ساتھ والی گلی میں غائب ہو گئی۔ جیب پر نظر پڑی تو بالکل خالی پایا۔ ستر نائرہ کی رقم (نائیجیریا کا سکہ) سے میں محروم ہو چکا تھا۔ پتہ چلا کہ وہ خوش پوش نوجوان اپنے ہاتھ کی صفائی دکھا چکا ہے۔ اب میری حالت ناقابل بیان تھی۔ یا اللہ یہ کیا بنا۔ ابھی سفر تو آدھا بھی طے نہیں ہوا۔ چار پانچ گنا باقی ہے۔ اور یہ مصیبت آن پڑی کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ کس کو مدد کے لئے پکاروں۔ حالت بڑی قابل دید تھی۔ اتنے بڑے اجنبی شہر میں کس کے پاس جاؤں اور کیسے جاؤں۔ کیونکہ جیب میں کوئی پیسہ نہیں۔ خیر بڑی سوچ وچار کے بعد ایک احمدی کا خیال آیا جن کی حجام کی دکان تھی۔ ان کے پاس جانا چاہئے شاید وہ اس بے بسی کی حالت میں لیگوس تک کا کرایہ ہی دے دیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر جگہ نیک لوگ بھی ہوتے ہیں اور ہوتی بھی ہے ان کی اکثریت۔ میں پوچھتے پچھاتے ان کی دکان پر پہنچا۔ اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر کرو جان بچ گئی کیونکہ یہاں تو غیر ملکیوں کو لوٹنے کے بعد زندہ بھی نہیں چھوڑتے۔ انہوں نے 20 نائرہ دیئے۔ خاکسار ان کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے روانہ ہوا اور شام کے قریب بخیریت اپنی منزل پر پہنچ گیا۔ یہ واقعہ جب بھی یاد آتا ہے تو بے اختیار خدا یاد آجاتا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور واقعہ کا ذکر کرتا ہوں وہ یہ کہ جمعہ کا روز تھا مجھے اگبیڈے سے ایک قریبی جماعت ای بورے IBORE میں دعوت الی اللہ کے لئے جانا تھا۔ پروگرام کے مطابق موٹر سائیکل پر وہاں پہنچا۔ جمعہ کی عبادت کے بعد واپس روانہ ہوا تو ذیلی سڑک سے جب بڑی روڈ پر پہنچا تو ایک موڑ پر جہاں سڑک کے کنارے پر بارش اور تعمیر نو کی وجہ سے کچھ گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ موٹر سائیکل ستر پچھتر کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار پر جا رہا تھا (ٹریفک وہاں دائیں ہاتھ چلتی ہے) کہ پیچھے سے اچانک ایک ٹرالر کے ہارن کی بڑی خوفناک آواز سنائی دی۔ تو گھبراہٹ اور خوف کی وجہ سے موٹر سائیکل پر گرفت ڈھیلی ہو گئی اور کنٹرول نہ رکھ سکا۔ ٹرالر کی رفتار بہت تیز تھی اور ڈر تھا کہ کہیں وہ کچل ہی نہ دے۔ نتیجتاً موٹر سائیکل پہلے ایک کھال نما چھوٹے گڑھے میں گرا اور پھر دوسرے میں پھر میں سڑک کے کنارے پر اس کے ساتھ گر پڑا۔ جونہی میں گرا ٹرالر بڑی تیزی کے ساتھ کوئی دو سیکنڈ قبل گزر گیا۔ اور خاکسار ایک بڑے حادثہ سے بچ گیا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے مجھے یاد ہے کہ اس ٹرالر پر چند افراد سوار تھے جو میری اس حالت زار پر زور زور سے ہنس رہے تھے۔ میں نے ہمت نہیں ہاری۔ موٹر سائیکل کو اٹھایا اور سٹارٹ کر کے مربی ہاؤس پہنچا۔ اپنی حالت کو دیکھا تو بائیں ٹانگ کئی جگہ سے زخمی تھی اور کپڑے خون سے لت پت۔ مربی ہاؤس پہنچ کر احباب نے سول ہسپتال اوچی پہنچایا پھر احمدیہ کلینک میں منتقل ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب آف اڑیسہ (انڈیا) نے بڑی شفقت اور توجہ سے علاج کیا۔ 10-11 روز وہاں زیر علاج رہنے کے بعد واپس بخیریت مربی ہاؤس پہنچا۔

اس مضمون کے آخر میں اسی قسم کا ایک اور واقعہ درج کئے دیتا ہوں وہ یہ کہ ایک روز میں اوچی سے (یہ شہر اگبیڈے Agbede سے اندازاً 20 کلو میٹر کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے) واپس اپنے گاؤں موٹر سائیکل پر آرہا تھا تو جب میں قصبہ کے درمیان پہنچا تو ایک جگہ میں نے کچھ عورتوں اور بچوں کو رقص کرتے دیکھا وہ اپنی کسی تقریب منانے کے لئے ڈھول کے ساتھ خوشی سے ناچ رہے تھے۔ میں نے احتیاطاً موٹر سائیکل کی رفتار کم کر دی تاکہ کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا ہوا یہ کہ جونہی میں اس ہجوم کے قریب پہنچا تو سڑک خالی تھی مگر اچانک ایک بچہ جس کی عمر اندازاً 5-6 سال ہوگی دوڑتا ہوا سڑک کے درمیان آگیا اور موٹر سائیکل کی ٹکر لگنے سے کوئی چھ سات فٹ کے فاصلے پر جاگرا۔ اس کے سر پر چوٹ لگی۔ ایک دو آدمیوں نے اسے اٹھایا اور جلدی سے اسے ڈسپنسری لے گئے تاکہ مرہم پٹی کرائی جا سکے ہجوم نے یہ منظر دیکھا تو مجھے گھیر لیا۔ قریب تھا کہ مجھے وہ مارتے پیٹتے مگر کسی نے ایسا قدم نہیں اٹھایا کیونکہ تین سال سے زائد عرصہ اس گاؤں میں رہنے کی وجہ سے اکثر لوگ مجھے جانتے تھے۔ میں اپنی غلطی پر نادم بھی تھا اور خوف زدہ بھی۔ دو تین آدمی مجھے قریبی مکان میں لے گئے اور ایک برآمدہ میں بٹھا دیا کسی نے مجھے کچھ نہیں کہا 15-20 منٹ کے بعد میں نے چند احمدی بھائیوں کو اپنی طرف آتے دیکھا جن کو کسی نے اس واقعہ کی اطلاع دے دی تھی۔ انہوں نے آکر اس معاملہ کو وہیں پر نبٹا دیا ورنہ خدا معلوم کن تکلیف دہ مراحل سے گذرنا پڑتا۔ کچھ دیر بعد بچے کے لواحقین اسے مرہم پٹی کرا کر واپس گھر لے آئے۔ میں نے اس کی جان بچ جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ نیز جس نے اس غیر متوقع حادثہ کے بعد ہجوم کی متوقع مارپیٹ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین امریکہ تعلقات

چین کے صدر مسٹر جیانگ زیمن کے دورہ امریکہ کو دنیا بھر کے بین الاقوامی تعلقات کے ماہرین خصوصی اہمیت دے رہے ہیں۔ بعض مبصرین کے نزدیک یہ دنیا کی دو بڑی طاقتوں کی ملاقات ہے۔ اس نظریے پر مبصرین کا اتفاق اس رنگ میں تو نہیں ہے کہ وہ چین کو امریکہ کے برابر کی قوت خیال کرتے ہوں بلکہ اس حد تک ہے کہ امریکہ کے بعد دوسری اہم طاقت اب چین ہی باقی رہ گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ روس میں اتنا دم خم نہیں رہا کہ وہ امریکہ کو چیلنج کر سکے۔ اور فی الحقیقت روس نے اپنی بیشتر پالیسیاں امریکی کی ماتحتی میں ہی اختیار کر رکھی ہیں صدر بورس یلسن اس بات پر ہی خوش ہیں کہ وہ مغرب کی پسندیدہ شخصیت ہیں۔ ظاہر ہے کہ مغرب کی پسندیدہ شخصیت ان کی حلیف تو ہو سکتی ہے۔ حریف نہیں ہو سکتی۔

چین امریکہ تعلقات کے بارے میں ایک خبر یہ ملی ہے کہ چین نے ایران کے ساتھ اپنے تعلقات محدود کرنے پر اتفاق کر لیا ہے لیکن چین نے پاکستان کے ساتھ اپنا تعاون اور خصوصاً ایٹمی معاملات میں تعاون کو جاری رکھنے پر اصرار کیا ہے۔ اور امریکہ کے بارے میں یہی تاثر ہے کہ وہ چین کی اس پالیسی کو قبول کر رہا ہے۔

یاد رہے کہ ماضی میں چین پر امریکہ کا یہ الزام تھا کہ وہ پاکستان اور ایران دونوں سے ایٹمی میدان میں تعاون کر رہا ہے جس کا نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ یہ دونوں اسلامی ملک ایٹمی طاقت بن جائیں۔ امریکہ پاکستان کے بارے میں تو برداشت کر سکتا ہے لیکن ایران کے بارے میں سردست امریکہ یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کا ایک بڑا دشمن ہوتے ہوئے ایران ایٹمی میدان میں قابل ذکر ترقی کر لے۔

چین کے صدر کے دورۂ امریکہ کے دوران چین کے خلاف ایک مظاہرہ بھی ہوا ہے اس میں مظاہرین' جن کی تعداد 75 سے 100 کے لگ بھگ تھی یہ نعرے لگا رہے تھے کہ اب وقت آگیا ہے کہ چین تبت کو آزاد کر دے۔ چین پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے تبت کے علاقے پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے۔ اور تبت کے لیڈر بودھوں کے دلائی لامہ کو دبانے کی پالیسی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ظاہر ہے کہ امریکہ میں چین کے خلاف اس قسم کے مظاہرے کا مقصد چین پر سیاسی دباؤ ڈالنا ہے۔

چین کے صدر امریکہ کا آٹھ روزہ دورہ کر رہے ہیں اور چین اور امریکہ کے درمیان باضابطہ بات چیت بھی اس دورہ کا اہم حصہ ہے۔

OOO

روسی وزیر خارجہ کا دورہ

مشرق وسطیٰ

روس لے وزیر خارجہ مسٹر پریماکوف نے مشرق وسطیٰ کے دورے میں شام کے لیڈروں سے دوسری بار مذاکرات کئے ہیں۔ شام کا موقف یہ ہے کہ اسرائیل کی سابق لیبر حکومت شام کے مقبوضہ علاقے' گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوج کے مکمل انخلاء پر رضامند ہو گئی تھی اور اب اسرائیل کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ اسی نکتے سے آگے چلنا چاہئے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اسرائیل کی موجودہ حکومت سابق لیبر حکومت کے اس موقف سے دستبردار ہو گئی ہے۔ وہ شام سے بات چیت تو چاہتی ہے لیکن یہ تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہے کہ شام کے ساتھ لیبر حکومت کے موقف سے بات آگے چلائی جائے۔ لیبر حکومت کے ساتھ شام کا اصرار یہی تھا کہ پہلے گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی فوج واپس بلا لی جائے اس کے بعد وہ بات چیت شروع کرے گا۔ لیبر حکومت اب اس بات پر غور و فکر کر رہی تھی کہ اس تجویز پر عمل در آمد کا کیا راستہ نکالا جائے۔ ابھی اس ضمن میں کوئی بات طے نہ ہوئی تھی کہ عام انتخابات کا وقت آگیا اور حکمران لیبر پارٹی شکست کھا گئی۔ جس کے بعد انتہا پسند لیکوڈ پارٹی برسر اقتدار آگئی اور نئے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے امن کی بات چیت کو آگے بڑھانے کی بجائے عربوں اور فلسطینیوں سے محاذ آرائی کی پالیسی کو ترجیح دی۔

اس صورت حال میں مسٹر پریماکوف اسرائیل اور شام کے درمیان کوئی بات چیت شروع کروانے میں کامیاب ہو سکیں گے یا نہیں اس بارے میں کسی خوش فہمی کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم سلیم احمد ناصر ملک صاحب نیو جرسی امریکہ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ 20 اگست 1997ء کا الفضل نظر سے گزرا صفحہ 5 پر "شہد کی مکھیوں سے آنکھوں میں بینائی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں ایک انوکھے طریقہ علاج کا ذکر ہے۔

ایسا مضمون پڑھ کر فوراً ذہن SOURCE کی طرف جاتا ہے۔ چنانچہ حوالہ صرف الفضل 14 فروری 1956ء کا دیا گیا ہے جو ناکافی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ایسے معلوماتی مضمون کا مناسب حوالہ دیا جانا ضروری تھا اور خصوصاً جب یہ ایجاد بھی اگر تھی تو اب 41 سال پرانی ہو چکی ہے۔ اس کی موجودہ صورت حال کیا ہے کسی کو علم نہیں۔

"الفضل" ہمیشہ ہی بہت دلچسپ اور مفید اخبار رہا ہے مگر اب تو آپ کی خاص توجہ اور محنت سے اس کا معیار بہت بلند ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور لمبی عمر عطا فرماوے اور آپ کی فیض رسانی سے زیادہ سے زیادہ مستفید فرماوے۔ آمین

بغرض تعارف عرض ہے کہ میں مولوی ظہور حسین صاحب کا بڑا لڑکا ہوں 1971ء میں ربوہ سے امریکہ آکر آباد ہوا تھا۔ جب بھی ربوہ آیا ہوں اکثر دفعہ آپ سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31342 میں صفیہ سلطانہ بنت عبدالحمید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاسوالہ غربی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-5-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ایک کنال زرعی زمین واقع کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی دس ہزار روپے (2) دس مرلہ زرعی زمین واقع کھتوالی مالیتی تین ہزار سات سو روپے (3) زیورات نقد طلائی وزنی دس گرام مالیتی ساڑھے چار ہزار روپے اور نقد رقم سولہ سو روپے کل جائیداد انیس ہزار آٹھ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ سلطانہ ساکن کلاسوالہ غربی P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 اظہر الحق کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر 31343 میں محمود احمد ولد جلال دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 31 سال 4 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-5-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4423 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد کلاسوالہ P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد صدیق بھٹی کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 اظہر الحق کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31344 میں امتہ الحفیظ زوجہ مطیع اللہ باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفروال ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-8-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ دو ہزار روپے (2) ترکہ والد ایک بیگھ زمین واقع .... مالیتی تیس ہزار روپے (3) سکنی زمین برقبہ پانچ مرلہ واقع .... مالیتی چودہ ہزار روپے (4) طلائی زیورات وزنی سوا تولہ مالیتی چھ ہزار روپے (5) لاکٹ مالیتی چوہتر ہزار روپے اور سلائی مشین مالیتی بارہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ 3600 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ معرفت مطیع اللہ باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 محمد اسلم وصیت نمبر 27209 گواہ شد نمبر2 محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر 6222۔

مسل نمبر 31345 میں امجد اعجاز ولد اعجاز احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-7-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امجد اعجاز ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ملک بشارت احمد وصیت نمبر 27936 گواہ شد نمبر2 رانا مشتاق احمد وصیت نمبر 18785۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

خدا دیتا ہے۔ غفلت میں کرتا ہوں ہوش میں وہ لاتا ہے۔ پس تم بھی ظالمانہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرو۔ اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کو دور کرو۔ اس کے بنائے ہوئے قوانین کو صحیح طریق سے عمل میں لاؤ تا یہ ادبار تم سے دور ہو۔ اور یہ بات یاد رکھو کہ آئندہ ہماری جماعت میں یہ مسئلہ نہ اٹھے۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

سے بھی بالکل محفوظ رکھا۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

آخر میں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ تمام مربیان کرام کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو اندرون و بیرون ملک دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے۔ آمین۔

ooo

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد اعوان صاحب ولد چوہدری غلام احمد اعوان حال مقیم فرانس شدید بیمار ہیں اور پیرس کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم شیخ ماموں احمد صاحب زعیم اعلیٰ و سیکرٹری تربیت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دل کی تکلیف کے باعث شیخ زید ہسپتال کے سی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نتائج مضمون نویسی سہ ماہی چہارم

خدام الاحمدیہ پاکستان۔

بعنوان۔ حقوق ہمسایہ

اول۔ مکرم محمد شکر اللہ صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

دوم۔ مکرم انعام الحق صاحب۔ دارالذکر فیصل آباد

سوم۔ مکرم محمد احمد مظہر صاحب۔ دارالذکر فیصل آباد

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

مکرم ملک عبدالمومن صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم آصف الرحمان قمر صاحب دارالذکر فیصل آباد۔ مکرم عرفان سیف صاحب ربوہ۔ مکرم عدیل احمد نعیم صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم احمد کریم ہارون صاحب دارالذکر فیصل آباد۔ مکرم عیسیٰ وسیم صاحب نارتھ کراچی۔ مکرم احسان اللہ خالد صاحب دارالذکر فیصل آباد۔

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

(مہتمم تعلیم)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ نزہت جمیل صاحبہ بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر کیپٹن عطاء اللہ خان صاحب)

مکرم ڈاکٹر کیپٹن عطاء اللہ خان ملک صاحب ساکن مکان نمبر 30/16 واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ بقضائے الہٰی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ان کا قطعہ مذکورہ برقبہ ایک کنال جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم ملک صفی اللہ خان صاحب (پسر)

۲۔ مکرم ملک تقی اللہ خان صاحب (پسر) ۳۔ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب (پسر)

۴۔ محترمہ مسز محمودہ انوار صاحبہ (دختر)

۵۔ محترمہ مسز منصورہ رضا صاحبہ (دختر)

۶۔ محترمہ مسز نزہت جمیل صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضا۔ ربوہ)

○ (مکرم غلام رسول صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم میاں شیر محمد صاحب)

مکرم غلام رسول صاحب وغیرہ ورثاء مکرم میاں شیر محمد صاحب ساکنان چک اور حمان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الہٰی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 30/8 دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ان کے ورثاء کی تفصل یہ ہے۔

۱۔ مکرم غلام رسول صاحب (پسر)

۲۔ مکرم ظہور احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہے تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے تحت 1997ء میں منعقد ہونے والے سوئمنگ کے انٹر کالجیٹ ٹورنامنٹ میں نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے دو طلباء نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

ا۔ عزیزم عثمان نخی بریسٹ سٹروک۔ 200 میٹر دوم

۲۔ عزیزم صالح احمد خرم فری سٹائل 200 میٹر 400 میٹر سوم

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے طلبا کو اسی طرح نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا رہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 4- نومبر 1997ء

12-00 رات۔ جرمن سروس۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
3-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 سپورٹس۔ باسکٹ بال۔ ربوہ بمقابلہ شیخوپورہ۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 نارویجین زبا سیکھئے۔
10-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-35 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-00 پشتو پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 طبی معاملات۔ "اپنڈکس" مہمان۔ ڈاکٹر ولی محمد ساغر۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان۔ اے۔ مبشر۔
4-30 سیرت حضرت مولوی محمد عثمان۔
5-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 نارویجین پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

معلمین کی ضرورت

○ ایسے احباب کی ضرورت ہے جو کلام الٰہی ناظرہ و ترجمہ پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں اور شوق بھی رکھتے ہو۔ سائیکل چلانا بھی جانتے ہوں۔ اپنے صدر جماعت کی تصدیق سے درخواستیں بھجوا دیں اور 8 نومبر بروز جمعرات انٹرویو کے لئے دفتر میں تشریف لاویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ وقف عارضی)

بقیہ صفحہ 1

حضرت مسیح علیہ السلام ایک دفعہ کہیں جارہے تھے۔ تو راستہ میں ایک مردہ کتا پایا گیا۔ ان کے دوسرے ساتھیوں نے تو اس کی بدبو وغیرہ کا ذکر کیا لیکن حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی بری شکل کو تو دیکھتے ہو لیکن اس کے دانتوں کو نہیں دیکھتے کیسے سفید ہیں۔ تو جو لوگ دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں ان کو عیب نہیں نظر آیا کرتے بلکہ ان کی نظر خوبیوں پر ہی پڑتی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہیں اور جو لوگ خدا کو دیکھ لیتے ہیں وہ خود زندہ ہوتے ہیں ان کو اس کی مخلوق میں عیب کم نظر آتے ہیں اور جتنے جتنے عیب کسی میں نظر آتے ہیں اتنے حصہ میں وہ خود مردہ ہوتے ہیں۔

نبیوں کو ہی دیکھ لو وہ مجسم خوبی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو لوگوں میں عیب نہیں نظر آتے۔ وہ ہر چیز میں خوبی دیکھتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ خود کامل زندہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابل عیب دار لوگوں کو ان میں خوبیاں نظر نہیں آتیں بلکہ نقص ہی نقص نظر آتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ خود مردہ ہوتے ہیں۔

(-) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ ان کو ہر چیز میں بھلائی نظر آتی ہے۔ ایک دفعہ لاہور میں ایک شخص نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو زور سے دھکا دے کر گرا دیا۔ دوسرے دوست ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے جھوٹا سمجھ کر دھکا دیا ہے۔ اگر وہ سچا سمجھتا تو کیوں ایسا کرتا۔ اس نے تو اپنے خیال میں نیک کام کیا ہے۔ اور حق کی حمایت کی ہے۔ اب دوسرا اگر ہوتا تو ڈنڈا لے کر پیچھے پڑ جاتا۔ لیکن آپ ہیں کہ ایک مخالف کی ایسی حرکت کو بھی برا نہیں مانتے بلکہ دوسروں کو فرماتے ہیں کہ اس نے تو نیک خیال سے حق کی خاطر ایسا کیا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ جو لوگ دعاؤں کے عادی ہوتے ہیں اور دعاؤں کے نتیجہ میں ان کو ہر چیز میں زندگی نظر آتی ہے۔ تو ان کو عیب نہیں نظر آتے بلکہ نیکیاں اور خوبیاں ہی نظر آتی ہیں۔

(از خطبہ 17- دسمبر 1926ء)

ooo

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے ججوں کی تقرری کے مسئلے پر آئینی بحران کو حل کرنے اور محاذ آرائی کی فضا ختم کرنے کے لئے سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی تقرری کے بارے میں چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی سفارشات کو من وعن منظور کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سینٹ اور قومی اسمبلی کے اجلاس میں ججوں کی عمر کے متعلق بھی ترمیم نہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد 17 ہو گئی ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وسیع تر ملکی مفاد میں چیف جسٹس کی سفارشات کو منظور کر لیا گیا ہے۔ جمہوریت میں پارلیمنٹ دل ہوتی ہے۔ باقی ادارے معاون' قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا ساتھی ارکان کے اتحاد کے ذریعے ان سازشوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ جو کی جا رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں عوام اور ملک کی خاطر کسی محاذ آرائی میں فریق نہیں بن سکتا پارلیمنٹ سب اداروں میں بالادست ادارہ ہے۔ یہ دستور کی خالق بھی ہے اور محافظ بھی۔ ہر ادارہ اپنا کام کرے اور دوسرے ادارے کے فرائض نہ سنبھالے۔ مجھے میرا کام کرنے دیا جائے۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ ضد اور انا کے جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ ججوں کی تعداد پر چیف جسٹس سے تحریری بحث میں الجھنے سے گریز کیا۔ میرا مشن مجھے لفظی بحثوں کی اجازت نہیں دیتا۔

○ کراچی کے ایک وکیل مسلم موومنٹ کے سربراہ مولوی اقبال حیدر نے اسمبلی توڑنے کے صدارتی اختیار ختم کرنے والی 13 ویں ترمیم کو بھی سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ 13 ویں ترمیم آئین کے لئے نقصان دہ ہے۔

○ قومی اسمبلی میں "آئین کے بارے میں غیر معمولی حالات" پر بحث کے دوران سپیکر الٰہی بخش سومرو نے قرار دیا ہے کہ وہ اسمبلی میں عدلیہ کے تحفظ کے لئے بیٹھے ہیں وزیر مملکت تہمینہ دولتانہ کی تقریر کے دوران سپیکر نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا کہ "عدلیہ پر حملوں سے گریز کریں۔"

○ چیف جسٹس کو تنقید کا نشانہ بنانے پر آئین کے آرٹیکل 184 (3) کے تحت زیڈ بابر اعوان ایڈووکیٹ نے سپریم کورٹ میں پیٹیشن دائر کر دی ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون ایس ایم مسعود اور پاکستان بار کونسل کے رکن سردار لطیف کھوسہ نے کہا ہے کہ عدلیہ کے حکم کی تعمیل نہ کرنے اور عدلیہ کے بارے میں قابل اعتراض ریمارکس دینے پر وزیراعظم کو نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔

○ سری نگر میں بم دھماکہ سے 10- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ بم بارونق بازار میں پارک کی گئی کار میں تھا۔ مرنے والوں میں 2 بھارتی فوجی بھی ہیں۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کا فل بنچ وزیراعظم نواز شریف کو نااہل قرار دینے کی درخواست کی سماعت پیر 3- نومبر کو کرے گا۔ درخواست منظور قادر ایڈووکیٹ نے آئین کے آرٹیکل 184(3) کے تحت سپریم کورٹ میں دائر کی ہوئی ہے عدالت عظمیٰ 3- نومبر ہی کو توہین عدالت کے بارے میں دائر کی گئی 3 درخواستوں کی سماعت کرے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے دوبئی سے وطن واپس آنے کی بجائے اپنے غیر ملکی دورے میں توسیع کر لی ہے۔ وہ دوبئی سے امریکہ چلی جائیں گی۔ جہاں وہ مختلف بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں عالمی سیاست پر لیکچر دیں گی۔

○ "نواز شریف کے خلاف پلاٹ کیس" میں جماعت اسلامی نے باقاعدہ فریق بننے کے لئے سپریم کورٹ کو درخواست دے دی ہے۔

○ انٹرنیشنل بار ایسوسی ایشن کے صدر نے پاکستان بار ایسوسی ایشن کی انسانی حقوق کمیٹی کے چیئرمین رانا اعجاز احمد خان کی جانب سے دیئے گئے ظہرانہ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ پارلیمنٹ میں کی جانے والی قانون سازی کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ ججوں کو سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہئے یہ ان کا کام نہیں ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے قبرص کے دارالحکومت میں "اسلام اور مغرب" پر ہونے والی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغرب پاکستان اور کشمیر میں انسانی حقوق کی ہونے والی خلاف ورزیوں پر کیوں خاموش ہے۔ زرداری کو جیل میں مناسب طبی سہولتیں نہیں دی جا رہیں۔ سوئس اکاؤنٹس سے تعلق ہے نہ ایک بلین ڈالر ہیں۔ مغرب اور اسلام میں غلط فہمیوں کے ازالے کی ضرورت ہے۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اکرم شیخ نے وائس آف جرمنی کو انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف چیف جسٹس آف سپریم کورٹ سے یہ یقین دہانی چاہتے ہیں کہ سپریم کورٹ میں ان کے اور ان کے اہل خانہ کے خلاف بدعنوانی کے تحت زیر سماعت کیسوں میں ان کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔

○ شادباغ لاہور میں تھانے سے تین سو گز دور دو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے گشت پر جانے والے تھانیدار کو قتل اور دو سپاہیوں کو زخمی کر دیا۔

○ جمیعت علماء اسلام (ف) صوبہ سرحد کے سینئر نائب صدر مولانا عبید اللہ چترالی نے سابق نگران وزیراعظم معین قریشی کے قتل کا فتوی دیتے ہوئے کہا ہے کہ جس شخص کی نہ تو شہریت پاکستانی ہے نہ اس کا پاکستان سے کوئی تعلق ہے۔ امریکی ایما پر اسے پاکستان پر مسلط کرنا قومی غیرت اور عزت پر دھبہ ہے ایسے شخص کو گولی سے اڑا دینا چاہئے۔

○ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر رابن کک نے کہا ہے کہ پاک بھارت ایٹمی صلاحیت سے پوری دنیا کا امن خطرے میں ہے۔ کشیدگی دور کرنے کے لئے تنازعہ کشمیر کا منصفانہ حل ضروری ہے۔

○ عالمی نمبر ایک کھلاڑی پاکستان جان شیر نے آسٹریلیا کے انتھولی بل کو ہرا کر 1997ء گولڈن جوبلی سکواش چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

○ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق چینی صدر نے تحریری وعدہ کیا ہے کہ مستقبل میں چین ایران کے ساتھ نیوکلئر شعبہ میں تعاون نہیں کرے گا اور موجودہ دو معاہدے بھی منسوخ کر دیئے جائیں گے چین غیر مستحکم علاقوں کے ممالک کو بھی ایٹمی ٹیکنالوجی نہیں دے گا۔

○ پی ٹی وی نے چودھویں ترمیم میں معطلی کے فیصلہ کے بعد پی ٹی وی پر لوٹا کریسی کے خلاف ایک زوردار مہم شروع کر دی ہے۔ لوٹوں کے خلاف پی ٹی وی پر خصوصی طنزیہ کارٹون دکھانے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔

○ بھارت میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو پولیس اور فوج میں بھرتی نہیں کیا جا رہا۔ اس پر وزیراعظم بھارت اندر کمار گجرال نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ عراق نے اپنے خطرناک ہتھیاروں کے مراکز کے معائنہ کے سلسلے میں اقوام متحدہ سے جس عدم تعاون کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے امریکہ اس پر سخت برہم ہے۔ امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ جس طرح دو امریکی افسروں کو عراق میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے وہ افسوس ناک واقعہ ہے۔ یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے فیصلے کی شدید خلاف ورزی ہے۔

○ امریکہ کے دورہ پر آئے ہوئے چین کے صدر نے کہا ہے کہ چین جمہوری سوشلسٹ ملک ہو گا۔ قانون کی حکمرانی ہو گی۔ صدر کلنٹن سے مذاکرات کرنے سے چین اور امریکہ کا اعتماد بحال ہوا ہے۔ چین کو بیرونی دنیا کے لئے کھولا جائے گا۔ انسانی حقوق کے بارے میں تنقید مسترد کرتے ہیں اپنے معاملات خود ہی نبٹائیں گے۔

○ چین کی بڑھتی ہوئی بحری طاقت پر امریکہ نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ مسلح افغانوں نے ایرانی سرحد پار کر کے 8- افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ تنزانیہ میں ہیضہ کی وباء پھوٹنے سے 300 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

دارالعلوم جنوبی میں چند پلاٹس برائے فروخت ہیں۔
رابطہ : ملک عبدالرب 20/2 ریلوے روڈ ربوہ

میٹرک - انٹرمیڈیٹ اور بی اے کی کتب اور معیاری سٹیشنری دستیاب ہے۔
نوبل سٹیشنری سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

فروخت وتبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے رہائشی وکمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز تبادل راولپنڈی اسلام آباد وربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
سرگودھا : فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل 0341-775060 / 21246
راولپنڈی اسلام آباد : لیڈرز- محمد احمد خان
Res : 593883 OFF : 552388
ربوہ : پولٹری ماسٹر خالد- زاہد OFF: 213115

انوکھی پیشکش
117 ادویات ہومیو ادویات کا خوبصورت بریف کیس پلائی وڈ۔ ریکسین / فارمیکا سے تیار کردہ تالے اور چابی کے ساتھ معہ دیدہ زیب ہینڈل۔ جرمن بیک پوٹینسی سے تیار کردہ شوابے / ریک ویگ سٹائل سیل بند ادویات (10 ML وائل) ادویات کی خاص علامات کا کتابچہ ہمراہ

	ریگولر قیمت	20 نومبر تک تعارفی قیمت	
ریکسین	2050/-	1875/-	ختم ہونے پر آپ 18/- روپیہ فی دوائی کے حساب سے سیل بند ادویات جب چاہیں خرید لیں
فارمیکا	2150/-	2025/-	

پاکستان بھر میں سیل پوائنٹ کیلئے رابطہ کریں
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز نزد بیت راجیکی ربوہ (ملکی اور غیر ملکی ہومیو ادویات کا ہول سیل مرکز)
فون : 766-04524